

## الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا بَرَكْتَ اسْتِعْمَال

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رَبَّنَا بِالْحَقِّ ط  
وَنُودُوا أَن تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُدْعَى بِهَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (الاعراف: 44)

کہ ہم اُن کے سینوں سے کینے کھینچ نکالیں گے۔ اُن کے زیر تصرف نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ تمام حمد، اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں یہاں پہنچنے کی راہ دکھائی جبکہ ہم کبھی ہدایت نہ پاسکتے تھے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ یقیناً ہمارے پاس ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور انہیں آواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث ٹھہرایا گیا ہے بسبب اُس کے جو تم عمل کرتے تھے۔

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا  
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

معزز سامعین! اکثر قارئین اپنے مضامین، آرٹیکلز یا خطوط کے حوالے سے ادارہ کے gadgets پر رابطہ کرتے ہیں تو بعض اسلامی اصطلاحات کا استعمال بھی کرتے ہیں جو بعض اوقات غلط ہوتا ہے۔ جیسے بعض دوست ”الحمد لله لکھنے کی بجائے الحمد لله لکھتے ہیں یعنی الحمد کے بعد الف لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ قرآن کریم کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بعد پہلی آیت کو دیکھیں تو وہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہے یعنی الف کے بغیر۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ کے معنی تمام حمد، اللہ ہی کے لئے ہے ہیں۔ یہ اللہ کی تعریف ہے اسے ہر نیکی، خوبی، انعام ملنے پر بھی بولا جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ عربی میں تعریف کے لئے کئی الفاظ آتے ہیں۔ حمد، مدح، شکر، ثنا اللہ تعالیٰ نے حمد کا لفظ چنا ہے جو بلاوجہ نہیں۔ شکر کے معنی احسان کے اقرار اور اس پر قدر دانی کے اظہار کے ہوتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہو تو صرف قدر دانی کے معنی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حمد اس سے زیادہ مکمل لفظ ہے کیونکہ حمد صرف احسان کے اقرار کا نام نہیں ہے بلکہ ہر حسین شے کے حسن کے احساس اور اس پر اظہار پسندیدگی اور قدر دانی کا نام بھی ہے۔ پس یہ لفظ زیادہ وسیع ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 18)

قرآن کریم میں کئی جگہ پر الحمد لله کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً سب سے پہلے تو

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (الفاتحہ: 2)

تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

پھر ذکر ہے۔

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (العنكبوت: 64)

کہ اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔  
پھر فرماتا ہے۔

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (لقمان: 26)

یعنی اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تو کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے لیکن ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے۔  
سامعین! پھر ذکر ہوتا ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا يُنَادِي الْغَائِلَ غَائِلٌ يُعْمَلُونَ (النمل: 94)

کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ عنقریب تمہیں اپنے نشانات دکھائے گا۔ پس تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم لوگ کرتے ہو۔  
اور پھر فرمایا:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَاؤُا وَآذَرْنَا الْأَرْضَ نَنْتَبِهًا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ (الزمر: 75)

یعنی وہ کہیں گے تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے پورا کر دکھایا اور ہمیں (اس موعودہ) ارض کا وارث بنا دیا۔ جنت میں جہاں چاہیں ہم جگہ بنا سکتے ہیں۔  
پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا عمدہ ہے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کی حمد سے مراد اُس کی عظمت کے گن گانا، اُس کی صفاتِ کمال پر اُس کی حمد و ثناء بیان کرنا اور اُس کی محبت و عظمت کے ساتھ اُس کی خوبیاں بیان کرنا ہے اور اللہ کی حمد کرنے میں بندوں کی ہی بھلائی ہے کیونکہ وہ اُس کی کبریائی بیان کرتے ہیں اور وہ انہیں اس پر اجر و ثواب عطا کرتا ہے جس سے وہ فیض یاب ہوتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے کہ اگر انسان اُس کی مدح کو اختیار کریں تو اس سے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور اگر اسے ترک کر دیں تو اُسے کوئی کمی لاحق نہیں۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کی ابتداء اپنی حمد سے کی اور فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (الانعام: 2)

تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پانچ سورتوں کی ابتداء حمد سے کی ہے اور ان میں بتایا کہ بلاشبہ اسی نے آسمان و زمین کو پیدا کیا (الانعام)، کتاب نازل کی (الکہف)، فرشتوں کو پیغام بر بنانے والا اور خلق میں جو چاہے اضافہ کرنے والا (فاطر) یہ سب کچھ اسی کی حمد سے ہے (سبا) تمام تعریف اسی کے لیے ہے (فاتحہ) اور اُس نے اپنی عظیم کتاب میں ان تمام امور پر محیط اپنی ربوبیت اور اپنی تعریف کی کہ تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا (المومن: 8)

وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔

پھر فرمایا:

وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (الشوری: 6)

یعنی اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے (تسبیح کر رہے ہوتے ہیں)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ يَعْنِي سَبْحَهُ مِنْ أَفْضَلِ دَعَا "الْحَمْدُ لِلَّهِ" هُوَ۔

سامعین! الحمد لله رب العالمین کہنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، جو اس کی بڑی نعمتوں پر شکر گزاری کا بہترین ذریعہ ہے اور جو شخص دل سے الحمد لله کہتا ہے، اس کے لیے 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 30 بُرائیاں معاف کر دی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر الحمد لله کہنے کی صورت میں ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں عام کر لینا چاہیے جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے موقع پر نے ہمیں اس نعمت کے شکر ادا کرنے کی تلقین کی ہے، جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَنَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ ”الحمد لله“ کہے۔

(صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ (اپنے) بندے کی اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ وہ کچھ کھائے تو اللہ کی حمد کرے اور کچھ پیئے تو اللہ کی حمد کرے۔

(صحیح مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی اپنے بستر پر آئے تو وہ سونے سے قبل تینتیس مرتبہ الحمد لله پڑھے تو یہ سبحان اللہ، اللہ اکبر کے ساتھ اُس کے لئے خادم سے بھی افضل ہے۔

(صحیح مسلم)

اور نیند کے بعد جس کی روح کو اللہ تعالیٰ لوٹا دے تو اُس کی عمر بڑھا کر اللہ تعالیٰ نے اُس پر احسان کیا تاکہ وہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نیند سے بیدار ہوتے تو کہتے تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف زندہ ہو کر لوٹنا ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں اور وہ یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات)

سورۃ فاتحہ بھی حمد ہے اور اس کے پڑھے بغیر کوئی نماز درست نہیں ہو سکتی اور جب بندہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللَّهُ لَبَنَ حَمْدِهِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کی مناجات اور اُس کی قبولیت کو حمد الہی کے ساتھ معلق کر دینا ایک ایسا عمل ہے جو حمد کو نماز کی روح اور ستون قرار دیتا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد کھڑا ہونے والے اس رُکُن میں مختلف الفاظ کے ساتھ اپنے رب کی بکثرت حمد بیان کرتے اور اس کی حمد کو کثرت، پاکیزگی اور برکت کے ساتھ موصوف کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ رکوع کے بعد پڑھ رہا ہے۔ رَبَّنَا وَتِلْكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو سب سے پہلے لکھنے کے لئے مقابلہ کر رہے تھے۔ (صحیح بخاری) اور جس نے اپنی نماز پوری کرنے کے بعد

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا تو اُس کی ساری خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اور آدمی اس کے ذریعے ایسے اموال خرچ کرنے والوں کے رتبے کو حاصل کر لیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

حج کے چار تلبیہ إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْبُحْلُكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ بھی اللہ تعالیٰ کی انفرادیت پر مشتمل ہیں۔

اسی طرح جن مجالس ذکر میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان ہوتی ہو ان میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بتاتے ہیں کہ وہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ پڑھ رہے ہیں اور دُعائیں مانگ رہے ہیں تو انہیں معاف کر دیا جاتا ہے۔

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”الْحَمْدُ میں شفاء ہے۔ صحابہؓ کے زمانہ میں ایک شخص کو جو کسی گاؤں کا نمبر دار تھا سانپ نے ڈسا تھا صحابہؓ نے اَلْحَمْدُ شریف پڑھ کر اس کا علاج کیا تھا اور اسے شفاء ہو گئی تھی۔ ایسا ہی ابن قیم نے لکھا ہے کہ جب میں مکہ معظمہ میں تھا اور طبیب کی تلاش میرے واسطے مشکل تھی تو میں اکثر اَلْحَمْدُ کے ذریعہ اپنی بیماریوں کا علاج کر لیا کرتا تھا۔ ابن قیم کا میں بہ سبب اس کے علم کے معتقد ہوں اور اسے ایسا آدمی جانتا ہوں جو لاکھوں میں ایک ہوتا ہے۔ میرا اپنا بھی تجربہ ہے کہ میں نے بہت سے بیماروں پر اَلْحَمْدُ کو پڑھا اور انہیں شفا ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگ سوچ سوچ کر اَلْحَمْدُ کو نماز میں پڑھا کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 8)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد کو بھی الحمد للہ پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

حضرت مصلح موعود ﷺ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ بچی پینے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اسی عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے۔ پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آمد کی وجہ سے اطلاع دے کر گھر لوٹ آئیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے جناب کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کی اطلاع دی جس پر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے آپ کو آتے دیکھ کر چاہا کہ اٹھوں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ پھر ہم دونوں کے درمیان میں آکر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی خنکی میرے سینہ پر محسوس ہونے لگی۔ جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کوئی ایسی بات نہ بتا دوں جو اُس چیز سے جس کا تم نے سوال کیا ہے بہتر ہے اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو چونتیس دفعہ تکبیر کہو اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہو پس یہ تمہارے لیے خادم سے اچھا ہو گا۔“

(الفضل 24 دسمبر 1913ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو درجات اور ہمیشہ کی نعمتوں میں بازی لے گئے۔ فرمایا کہ یہ کیونکر؟ عرض کی کہ جس طرح انہوں نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی، جس طرح انہوں نے جہاد کیا تو ہم نے بھی کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا دوا فرمال راہ خدا میں خرچ کیا جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے باعث تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد آئیں گے اور تمہارے برابر کوئی نہ ہو سکے۔ مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ تم اپنی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللَّهِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز پکارا جائے گا کہ حَبَّادُون کھڑے ہو جائیں۔ تو ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا اور ان کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہونگے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! یہ حَبَّادُون کون لوگ ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء لابن نعیم جلد 6 صفحہ 62)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کہ اب کیا حال ہے اس نے کہا اچھا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا کہ اب کیا حال ہے۔ اس نے کہا اچھا ہوں۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا اس سے۔ تو اس نے کہا کہ اچھا ہوں اور خدا کی حمد و شکر ادا کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہی میں چاہتا ہوں کہ تم اس طرح کہو۔

(مجمع الزوائد الہیثمی۔ کتاب البر والصلۃ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام امت میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرنا چاہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ امت کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والا اور اُس کی حمد بیان کرنے والا ہو۔

سامعین! انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد ہی کرنی چاہیے کہ بعض موقع ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بے اختیار الحمد للہ کہہ اٹھتا ہے۔ یہاں خاکسار ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ سیالکوٹ سے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپس قادیان جانے لگے تو الوداع کہنے کے لئے حضرت مولوی صاحب بھی ساتھ آگئے۔ آپ جب اسٹیشن سے واپس آ رہے تھے تو جو سلوک حضرت مولوی صاحب کے ساتھ کیا گیا اس کی مثالیں صرف قرون اولیٰ میں ہی نظر آتی ہیں۔ اس واقعہ کو خلفاء احمدیت نے متعدد دفعہ بیان فرمایا۔ اس کی تفصیل حضرت مصلح موعودؑ نے یوں بیان فرمائی ہے۔

”جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر واپس آ رہے تھے تو انہیں لوگوں نے طرح طرح کی تکالیف دینی شروع کیں اور دق کیا۔ مولوی برہان الدین صاحب انہی میں سے ایک تھے۔ جب وہ واپس جا رہے تھے تو کچھ غنڈے ان کے پیچھے ہو گئے۔ اور ان پہ گند پھینکا..... دیکھنے والوں نے بعد میں بتایا کہ جب مولوی برہان الدین صاحب کو جبراً پکڑ کر ان کے منہ میں زبردستی گوبر اور گند ڈالنے لگے تو انہوں نے کہا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِیْہِہِ نِعْمَتَا کَتھُوں۔ مسیح موعودؑ نے روز روز آناں وے؟ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ نعمتیں انسان کو خوش قسمتی سے ہی ملتی ہیں۔ کیا مسیح موعودؑ جیسا انسان روز روز آسکتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ ایسا موقع ملے۔“

(الفضل 10، اکتوبر 1945ء صفحہ 2)

اسی طرح جناب مولانا مولوی نور الدین صاحبؒ کی طبیعت 31 جولائی 1898ء سے بعارضہ دردِ شکم علیل تھی۔ تو حضرت اقدسؑ نے آدمی بھیج کر خبر منگوائی اور افاقہ کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 270 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تمام محامد اللہ ہی کے لیے ہیں اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدنی زندگی کی ساری بہبود گویا اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جب کہ وہی ہے تو معطی حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق وہ نہیں بھی ہے جو کفر کی بات ہے پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں کیسی توحید کی جامع تعلیم پائی جاتی ہے جو انسان کو دنیا کی تمام چیزوں کی عبودیت اور بالذات نفع رسا نہ ہونے کی طرف لے جاتی ہے اور واضح اور یقین طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور سُود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ کی ہی طرف سے آتا ہے کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سُود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدم کرو۔ اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 95)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْحَزْنَ وَآتَانِیْ مَا لَمْ یُوْتْ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِ۔ اس خدا کی تعریف جس نے میرا غم دور کیا ہے اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ (تذکرہ صفحہ 663 مطبوعہ 1969ء)

لیکن ان جذبات اور احساسات کو ہم نے وقتی نہیں رہنے دینا بلکہ دعا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں رقم کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ ہم اُس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جس نے عمر اور یسر میں اللہ تعالیٰ سے وفا اور اس کی حمد کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی۔ آپ ابتدائی دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ چنانچہ دیکھو مرادیں بھر آئیں اور آپ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے۔“

(خطبات مسرور 2003ء صفحہ 17-18)

اللہ کرے ہم سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والے بنیں۔ آمین

(کمپوزر: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

